انتخاب

یہی وحشت ہے تو زنداں کی بیاباں ہے گا

[illegible] اس گرد جنگ میں جہاں اور ہزاروں ایجادیں و تغیر وں کو ترقی ہوئی۔ ان [illegible] ترقی ہوئی۔ وحشت کو بھی ترقی ہوئی۔ بعض قدیم سلطنتوں کے دل جنگ سے بیزار ہو گئے بلکہ ہر ایک شخص کے دل میں وحشت کے خیالات ہر وقت بسے اور پیوستہ رہتے تھے۔ اور ایسے [illegible] ایک بیابان کا نقشہ ہیں۔ اس ترقی کی بھی منزل [illegible] جہاں بھی ہو سکے۔ چین۔ جاپان۔ امریکہ۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ ایران۔ افغانستان [illegible] غرض سب کے سب۔ کوئی فوج بڑھا رہا ہے۔ کوئی [illegible] کوئی [illegible] رہا ہے۔ کوئی جنگی جہاز۔ کوئی سامان درست کر رہا ہے۔ کوئی [illegible] دیکھ کر انسان ذرا غور کرے تو یہ تہذیب و شائستگی وحشیت سے [illegible] ہو کر انسانیت میں آ گیا ہے۔ کیا آپ نے سنا نہیں۔ کہ تہذیب جب [illegible] سے آگے قدم بڑھاتی ہے۔ تو وحشت [illegible] کر پہنچ رہی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ [illegible] اور جنوں میں جب آتی وحشت کی لئے [illegible] گھر کو زنداں تصور کر کے بیٹھتا ہے۔ [illegible] وسعت وحشت جولانیاں دکھانے کو بھی پاتا ہے۔ کسی کی [illegible] کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔ [illegible] کا کام ہے۔ کیونکہ انسان حریص واقع ہوا ہے۔ اس لئے ہر ایک [illegible] اپنی سلطنت کی وسعت بڑھانے کو اور اپنی سلطنت پر وسعت [illegible] کی خاطر کام میں لانے کو تیار کیا کرتا ہے۔ جب وسعت [illegible] ہوئے ہوا۔ تو کسی کا ہونا نہ ہونا [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] سے غیرت کی چٹکی رہ میں نکل جاتی ہے۔ مگر کوئی نہیں جانتا [illegible] کی زد [illegible] سب اپنے اپنے [illegible] ہیں۔

[illegible]

کاہ [illegible] نادان
[illegible]

کہیں ایسا نہ ہو کہ سلطنت کی ہستی خراب ہو جائے۔ اور ان کے ہاتھ [illegible] کی اینٹ سے اینٹ نہ بج جائے۔ اور آبادیوں [illegible] کا ہی [illegible] ویران نہ ہو جائے۔ جب اپنے اس میں اپنی سلطنت ہی ویران نظر آئی [illegible] اور ان کی سلطنت [illegible] بیابان ہو سکتی ہے۔ [illegible] سے قبری کشتی [illegible] مگر یہ [illegible] بے وفا کسی سے وفاداری کر جاتی ہیں۔ تو انجام [illegible] پاؤں [illegible] ہیں۔ آج اس کی [illegible] دوسرے کی بغل میں دیکھ لیجئے۔ [illegible]

پتھر چوتھ

دنیا میں ہر چیز کی [illegible] طریقہ پر ہوئی ہے۔ پتھر چوتھ کی [illegible] بھی قدیمی اور اس کی بھی چاہئے۔ سنتے ہیں اگلے زمانہ میں آسمان سے ایک پتھر ہر دن اور نہ برسا کرتے تھے۔ اس دن کو متبرک اس لئے سمجھا گیا کہ لوگ پہلے ہی سے اپنا آپا اور برتن بھانڈا بچا لینے کی بھی تدبیر کر لیتے تھے۔ مگر انقلاب زمانہ سے اس خاص دن ہی پر وہ [illegible] گئے۔ اور [illegible] کے لئے دن کی تخصیص [illegible] رہی۔ اور وہ خاص متبرک دن خالی ہی جانے لگا۔ اس لئے اس دن کی عظمت قائم رکھنے کے لئے لوگوں نے حسب [illegible] پھینکنے شروع کر دئے۔ اس تغیر میں دن کی عام و خاص کے حال میں اور بھی عظمت بڑھ گئی۔ [illegible] اور [illegible] ہے۔ اور لوگ مفلس و قلاش [illegible] کے ساتھ رسم ادا کر لیتے ہیں لیکن یہ [illegible] لوگوں کے سبب سے آباد ہو گیا کہ گرمیوں میں رات کو پاس پاس والے [illegible] میدان میں سو رہے ہیں۔ اور پتھر نے آکے سر پھوڑ دیا۔ [illegible] الٹے [illegible] پھینک کے [illegible] کا منہ [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] پھوڑتے ہیں۔ اور خوش دل ہو جاتے ہیں۔ گویا دوسرے دن [illegible] آپ خوش ہوتے ہیں۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بمبئی انجاب کے [illegible] چند روز سے کسی موسمی علت کے سبب [illegible] ہوئے ہیں۔ زبان کے [illegible] سے۔ [illegible] ٹھیک ہو سکنے پر منحصر ہیں۔ [illegible] کرتے ہوں گے۔ [illegible] اس حال میں بھی [illegible] اپنے [illegible] ہو سکے کہ [illegible] جاتے ہیں۔ اس میں [illegible]

[illegible]

یاران ہم قالب

کرے ہے اس طرح سے بات ٹھٹھا کہ جیسے لوگ بٹ جاتی ہو کھڑ

ابھی سا باجے کی بانسری کو کھانڈ بھر کر اچک۔ وہ لپک۔ پھونک۔ ریچھ کا سا
گل کے گنگھے سے گال شکاتی چال کو چال سے دیکھ بھال کے لگا ہی
لایا۔ ماشاء اللہ پورن شیر تیری تانا تھیا کو۔ ارے ہاں۔ سنتے ہو۔ تم کو ابھی
گانا ناچنا تو آیا ہی نہیں۔ نہ اچھی طرح سے بجانا۔ اگر بجایا بھی تو سیری
ہی نہیں ہوتی۔ جب ہی تو کہنے والا آخر کار کہہ رہا ہے۔ بجایا تھا۔ اس
کی ننھی ڈفلی کی جھلی پھٹاک سے پھٹ کر کے بجانے کا تراق تڑاق پڑاق
سے بھی۔ بھٹا۔ سبق ہو۔ سبق ہو۔ ایک دو ضرب کے بیان میں کر کے
استاد جی کے بادشاہ استاد جی سنا دے لیجئے۔ اب بھی وہ نئی طرح
کی لاحصول کی چھوٹی سی ڈھولکی دینے کو مردود موجود ہے۔ یہ سچ ہے
کہ وہ ابھی باطبلہ لیکن ستار کمین پتیا ک منہ لگاتا ہے۔ ناحق تم پر گویا
اسے تو بڑا غصہ کھاتا ہے۔ اور جو سچ پوچھو تو اس کا غیظ غضب بجا ہے
بھلا اس سڑی سا قرم۔ بلکہ فرعون کا بادشاہ گگرد یان ہند کا دلال
ملنا محال۔ یہ تو ناحق کا گھڑاگ۔ ٹھیک نہیں۔ اس کی سکھلائی ہوئی
پھنی بھنی سے ناچ کی تعلیم ہو۔ ٹھوکر پر ٹھوکر کی۔ ضرب پر ضرب لگا ہو۔
سا باجے کے میل نہیں لگا تو۔ خوب بھینچ بھینچ کے گلے لگا۔ جب اس کے
دل میں کسی اور کا کانٹا کھٹکے۔ جس کی کلیوں کو شگفتہ کرنے میں سارنگی نہ
ہو۔ اچھل کود میں ٹوپی اوچھالنا ایسا۔ گل لالہ کے چمن پر لو تو دہیم
لونڈی ہے۔ جیسا کہ ہو بنا ثبت ہو جاؤ۔ جب کسی لالہ کو لو ہو جاؤ۔ کیونکہ
اس کا کلیجہ طبع کی آگ میں گلنار ہے۔ جب ہی تو یہ چٹپٹی بندی آئی ہے
اور ادھر آپ کا ہاتھی جنگلا ہے۔ پر ہے خوبصورت آلہ۔ ایک دفعہ
اوست ادس سے پالا پڑا۔ غضب مزا لیا۔ یہ شرط انصاف نہیں۔ ایسی
بات انصاف نہیں۔ سب کی دیکھو۔ گگی کو بچے میں شکار کرو۔ اس کی گگی
میں خبر ہی نہ ہو۔ پھر سے سے بھی ٹھمری کی جلتی میں تان نہ
کرو۔ ابھی آپ نے دیکھا ہی کیا ہے۔ ناک کے چلتے پرزے کی
چھل بل کی مٹک۔ کمر کی لچک۔ تحت کے غل کی لپک سے دل دھک

دھک کرے ہے۔ جی اوروں کو نہ دو۔ تم آپ گھر بجا کے کود
لڑو بڑھ سے۔ کہہ دو کھا جانا۔ پھر بھلا کر کو کر کیسے بتا جاتے ہو۔ تم کے
بدلے اپنی بجاؤ بجھاؤ رچ۔ سردی کی شکایت کرے تو کہو دھاسے
چلا جا دھم دھم ساسلے۔ کیوں جی۔ صاحب مجاز اب کود دم بزم تنہا ہے۔
ٹیٹوں جیبوں کو۔ ایلو وہ آئے دشمن جھٹکا۔ رکھتے کہاں سے تھے۔
دشمن۔ رکھتے کہاں تھے۔ وہیں لگے تھے۔

لٹھ مار۔ کہاں؟
دشمن۔ جاسوس تحل۔
لٹھ مار۔ پھر۔
دشمن۔ پھر کیا جاسوس۔ دیکھا دیکھی جنے لکھیں۔ وہ دت بلک
ہوئی بیزار جاسوس کو جھٹکا رہی تھی۔ کبھی تھی تو پڑا تو۔ سدا بالا
گھاگھس ہے۔ وہ کہتا چل ہٹ کر تک مرتی۔ وہ ہنسی اسی پر تو پر کہتا تھا
زیور بناؤ ولگا۔ میری بات وہاں ہو گئی۔ اسی خیال میں تو رجن کا ادیا
سونا حرام ہو گیا۔ وہ لڑکے کیا پلے رنگے تیار۔ لیکن اب تو جھاگ ڈٹ
بات بات پر جھٹکا۔ ہر بات پر جھگڑے۔ تیرے تو بڑے کے لڑکے اکٹھے
جاتے ہیں۔ تو کہتا تھا اسے جھل بلایا۔ اس سے تو بڑا رو نکا۔ یہ وبال
بھی کیا ہے۔ اگر تیرے سر پر کالے بال وبال ہیں۔ سچ تو سڑی سا منہ
ہی سے نہیں کن کنا بھی کیا رہا ہے۔ وہ کہتا جو دیتی ترا من جنہوا ہم بہت
بگڑ گئی۔ شرت کی گھڑی کا گھڑیال ہو گیا۔ ٹیلیفون کا الجھنیا۔ باقی رکھتا
ہے۔ ہم جو سمجھے تھے۔ سمجھے سمجھے بات بگڑ گئی۔ پشیمانی ہوتی کی امید میں تم
جمع کرنے کا موقع جاتا رہا۔ عقل کی گیلی پتیال میں گم ہوئی مفلسی اور
اکیلا۔ نوکری کی لوٹ گئی۔ سیدھا سوچا تھا۔ الٹی ہوئی سب تدبیر
بکہ نہ جھوٹ نے کام کیا۔ جنگل خودی کی عادت سے ستیا۔ اس کو ولایت
دو جیت بہت لڑایا۔ اب تو کوئی بھی کام نہ آیا۔ وہ بھی نظر حسن کے
بسی بیکسی کے عالم میں سر پیٹ لیا۔ ہم تو کیا چھوٹی ہیت کی تو تو میں
میں سنتے ٹھہر کے چل دئے۔"

لٹھ مار۔ تری کہہ دشت بہرہ ور کیجئے اخبار جاسوس بھی مکمل ۱۰ اپریل
لہ ۱۹۲۶ء ۲۲ اپریل کا دیکھا۔
دشمن۔ حضرت دیں سے نہیں دیکھا۔ مجھے تو اس کے نام سے نفرت
آگئی ہے۔

کہ شعر لکھنا کیسا کبھی فرصت کی کیا بات ہے۔

[illegible] جی صاحب آپ جیتے رہیں۔ پاکستان کا اسلامی بیڑا [illegible] ہے جس کو جس طرح سے جی چاہتا ہے۔ پکارتا ہے۔ آپ نے [illegible] کا سلیقہ سا بنتا ہے۔ اور کسی کو جو جی چاہتا ہے۔ سب [illegible] سنتے ہیں۔

[illegible] بس یہی بات ادبیات کے خیال کرنے کا [illegible] جاتی ہیں [illegible] کی بات نہیں ہر کس بچہ [illegible] وہ جس کو جو چاہتا ہے کہتا ہے۔ خوب صاحب خوب۔ اس کی بھلی کہی۔ ارے ماں جو جیسا ہوتا ہے۔ ویسی اس کی خصلت ہوتی ہے۔ سننے والوں کا کیا بگڑا۔ مطلب جانور کی چال اس کا چلن [illegible] آپ اور آپ کے ہمعصر میرے شفیق سب دیکھ رہے ہیں۔ اچھے برے کے ماہر ہیں۔ دیکھتے کو دیکھتے ہیں۔ ہمعصر سب کے سب قلم کے دھنی۔ فراست۔ بلاغت۔ تہذیب کے مالک۔ فراخت میں علمی مجد و متانت میں ادب کے مالک۔ ہم نے کسی پہ طولانی جواب نہیں [illegible] اصحاب مختلف مزاج۔ [illegible] کے شیخی۔ [illegible] کو بچاتے ہیں۔ ہم [illegible] میدان میں حریف سے مقابلہ میں [illegible] طرف سے [illegible] بناتے ہیں۔ سوا اس کے کسی امداد کے طالب نہیں۔ ہم علمی میدان میں ہمیشہ [illegible] صداقت کو پایا [illegible] جب ہم اپنے دوست بادوں کو قرار دیتے ہیں معرفت متانت [illegible] ہستی کا [illegible] کر سکتے ہیں۔ باقی رہا [illegible] جن لوگوں [illegible] جیسے ہیں۔ یہ تو ان کی لیاقت شرافت [illegible] ہے۔ وہ جانتے ہیں [illegible] میں [illegible] ہیں جو ہمارے مزاج کے موافق نہیں وہ خود انصاف [illegible] (اور دوسرا کیا ہے)

[illegible] گوالیار

آپ ہی تو ہیں

شہر کے کونے سے۔ اپنے کنبہ میں آوارہ [illegible] کی عادتوں میں ناکارہ سے آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] شاہ کے بچا پادشاہ۔ بستی میں تماشا۔ بے حیا و [illegible] شاہ۔ آپ ہی تو ہیں [illegible] گھوڑی کی پچھاڑی۔ گھوڑے کی لید۔ [illegible] بادشاہ [illegible] آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] بلوچستان۔ اے توبہ بلوچستان۔ وزیرستان۔ [illegible] شیطان [illegible] خان آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] خان [illegible] دیکھو تو سہی [illegible] ڈول۔ ڈول [illegible] ہے۔ کوئی شرابی تو نہیں ہے۔ ابی صاحب میں آپ کا پرانا دوست فراموش ہوں۔ شرابی [illegible] کا خیال رفت و گذشت کیجیے ذرا غور سے سنئے۔ اور میری ہی سمجھ کر [illegible] حضرت۔ آپ کوئی بات کہیں گے۔ ہیں ابھی۔ [illegible] سوار کو [illegible] ہاں ہاں کیوں نہیں۔ [illegible] بھی ایسی ہی ہے۔ پبلک کی بہی خواہی کے لئے افسر اعظم آپ ہی تو ہیں۔ انجمنوں کے خادم آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] سے خادم آپ ہی تو ہیں۔ حضرت میں [illegible] اشارہ میں [illegible] آپ سے [illegible] جاتا ہوں۔ آپ [illegible] عاقل ہے [illegible] تربیت یافتہ ہیں۔ سمجھ جائیے۔ یا خدا! ارے بھئی [illegible] کتب خانہ کے بیچ [illegible] انجمن کے کارکن [illegible] آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] عقل کو [illegible] پڑتی ہے [illegible] اچھا [illegible] فلاں کے یار۔ [illegible] کے جھوٹے [illegible] آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] مطلب [illegible] سمجھنے کے لئے [illegible] ضرورت پڑ گئی [illegible] تم بھی آدمی ہو یا بنگالی۔ [illegible] صاف صاف [illegible] افغانستان [illegible] والے [illegible] بے حیائی [illegible] گناہ و پریشانی سے [illegible] آپ ہی تو ہیں۔ [illegible] ابی صاحب تمہیں کیا [illegible] گیا ہے۔ ذرا عقل کے ناخن لو [illegible] یہاں تو [illegible] آفتاب پرست [illegible] اچھا صاحب پاگل ہی سہی [illegible] کو سنتے جائیں [illegible] چراغ کی [illegible]

کی ہیم آپ ہی تو ہیں۔ ریشہ خطمی کے سفوف بہ اوصاف موصوف۔ طریقہ عشق مجازی میں مشہور بحروف۔ لباس مہذب سے ملفوف آپ ہی تو ہیں۔ مٹی کے آڑ میں شکار کھیلنے پر مستعد۔ برخوردار ہیں و سیاہ پر حاضر حسرت و افسوس ہاتھ آنے پر اظہار مسرت کے لئے تو آپ ہی تو ہیں سے افسوس کہتے ہیں ہ ؂

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر ۔ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

حضرت المعاب ر۔۔ دگو زہر دیجئے۔ فضول فضول باتوں میں میرے وقت کا خون نہ کیجئے۔ اچھا ابھی سمجھ یا نہ سمجھو میں اپنی سی کئے جاتا ہوں رو سسنو۔ بہشت معہ ایمان بیچنے والے۔ لابے لفافہ والے۔ حلف کو بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھنے والے۔ اپنے منافع کے لئے ملک کے اور سے بوکر لیا کی ایک ماہ کی رقم دہ پاکٹ کراتنے والے (دوسری جانب اشارہ کر کے) خوشی میں مجلس میلاد کرنے والے۔ جنت میں ایک کھاٹ کی جگہ خریدنے والے شعلاء کے جسیں میں سے سونا نکالنے والے آپ ہی تو ہیں۔ ریا کار۔ مکار و مخالیش کے لئے نذر العد نیاز حسینی و فاتحہ رسول کرنے والے آپ ہی تو ہیں۔

حضرت معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ شاید کسی پر برس رہے ہیں۔ اجی صاحب برستا نہیں۔ عالم مستی میں گھر تا۔ اور ایام بارش میں مینہ۔ مجھے ہر تو اس قدر مستی ہے کہ روک نہ سکوں۔ اور نہ ابر نیساں ہوں کہ برابر برسا کروں۔ آپ بھی عجیب بے ڈھال کے بوہم۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ آپ میری رام کہانی نہ سمجھتے ہوں۔ اچھا تو ایک بات اور سنکر سلام لیجئے۔ عام پرچہ ملنے کے وقت منصور کے پاس حسرت دلانے والے اشتہار نامہذب لکھ کر حرارت تحریر پیدا کرنے والے سارا سے عداوت صفت رکھنے والے آپ ہی تو ہیں۔ آپ ہی تو ہیں۔ آپ ہی تو ہیں۔ قہہ قہہ۔ قہہ قہہ۔ کہو چچا کیسی کہی۔ کہی کیا خاک پتھر۔ خالی مذاق ہی مذاق میں بیکار اخبار کے کالم سیاہ کر ڈالے۔ اچھا صاحب خفا نہ ہو جئے بقیہ آئندہ کبھی سنا ونگا ؂

راقم ہمیں فارسی میں خاموش کہتے ہیں۔

چٹپٹے چٹکلے

آجکل امریکہ میں کھانے کمانے کا ایک اور نیا طریقہ نکلا ہے۔ بھی ہیں

بن جاتے ہیں۔ ان امریکنوں کے بدمعاش کر جتے گیا ہیں۔ کہ موٹی موٹی آسامیوں کے لڑکوں کو بھگا لے جاتے ہیں۔ اور بذریعہ ڈاک اطلاع دیتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں مقام پر اتنا روپیہ داخل کر دو تو تمہارا لڑکا گھر پہنچ جائیگا۔ یہاں یہ بات نہیں ہے۔ البتہ خیالی میاں والے ایسا کرتے دھرتے ہیں ؂

محکمہ ڈاک خانہ نے کمیشن دینا بند کر دیا خیر صاحب ہمیں اس سے غرض نہیں۔ جو جا ہو سو کرو۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہم تعطیلوں اور اتوار سے رو بحث۔ کارڈ لفافے ٹکٹ سب سامنے ہیں۔ بیشتر کما معہ بیش آدمی سال کے ۵۰۰ دنوں میں ہر وقت تجارت کرتے تھے۔ کیونکہ ان کو کمیشن ملتی تھی۔ اور اب بعض صاحبوں نے جو ٹکٹ وغیرہ رکھ چھوڑے ہیں۔ تو وہ سوا پیسہ مانگتے ہیں۔ بتائیے یہ دمڑی کہاں سے آئے۔ ہمارے خرچ کے بجٹ میں اس دمڑی کی گنجائش ہی نہیں۔ دمڑی کا ایک پان رکھا کر بیڑی نہ ادا کیں بجائیے۔

واقعہ ایسے لوگ سیر کرنے کی زندگی میں جانے کے لائق ہیں آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو شوق سے ایک ستی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر جا کھڑے ہوں اور غور دیجئے۔ وہاں چند آدمی بیٹھتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ انجینئر صاحب ہیں وہ لنگڑے۔ اور سپر صاحب ہیں وہ لنگڑے۔ اور وہ سب لیبر صاحبان ہیں وہ لنگڑے۔ مگر حضرت ذری کو دیکھ کر ابھی لنبی میں اس کر لیجائیگا۔ آپ کا خیال مبارک ہیں ؂

شاہ فارس جس وقت لندن اسٹریٹ میں سیر کرتے ہوئے تھے۔ اس وقت کا لطیفہ اب تک وہاں کے لوگوں کی نوک زبان پر ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ وہاں ایک جنٹلمین کے کوٹ سے ہاتھ پونچھے۔ بعدہ ایک لیڈی کے کرتے سے۔ لیڈی نے دے کرنے کو تھی۔ کہ ایک اشارہ نے اس کو باز رکھا۔ تو وہ کہا۔ کہ جب کبھی آپ کو بلایا جاتا تھا۔ کہ اس معاملہ کے متعلق نگرانوں نے کہا آپ مجلس بدیں۔ تو آپ فوراً نماز پڑھنے کے لئے اٹھ جاتے تھے۔ تو یہ کرتا تو یہ ایسا سفید جھوٹا بار و تجی کہہ کر آیا۔ ۲۱ ماہ کہ ایک شاہ کسی کے کوٹ یا کرتے سے ہاتھ پونچھنا پھرے۔ یہ بھی